

میرا ایک دوست ہے جو انگریزی میں زیر تعلیم ہے۔ انگریزی کی قومیت حاصل کرنے کے لئے کچھ طریقوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے، کہ آیا وہ اسلامی شریعت کے مطابق ہیں؟

1. Paper Marriage کے ذریعے قومیت حاصل کرنا

2. ایک عمل جس کو Inter-Tenure کہا جاتا ہے اس کے ذریعے قومیت حاصل کرنا

یہ ایک عمل ہے جہاں آپ کو قانونی کاروبار کرنے کے لئے انگریزی میں رہنے پینے کی سرمایہ کاری کرنا ہوگی اور قانونی طور پر تین سال کے لئے چلنے کے بعد تمام ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ، پھر حکومت انہیں ایک انگریزی پاسپورٹ جاری کرے گی

اب وہ مطلوبہ رقم جو کاروبار شروع کرنے کے لئے اس کے اکاؤنٹ میں ضروری ہونی چاہئے وہ اس کے پاس موجود نہیں ہے وہ بچھو رہے ہیں کہ کیا یہ حلال ہوگا، اگر وہ انگریزی میں ایک وکیل رکھ لے اور وکیل بینک کے گوشوارہ پر دکھا دے کہ وہ مطلوبہ رقم جو کاروبار کے لئے ضروری ہے، اس کے اکاؤنٹ میں موجود ہے تو اس عمل کے ذریعے حاصل کی جانے والی قومیت اسلام کے مطابق قانونی ہوگی؟

نوٹ: جو کاروبار وہ چلانا چاہتے ہیں، وہ حلال ہے۔ اور کاروبار کا مقصد صرف قومیت حاصل کرنا نہیں، وہ واقعی اس میں دلچسپی رکھتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

المحمدیہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے قومیت حاصل کرنے کے اوپر جو طریقے بیان کئے ہیں وہ دونوں ہی مھوٹ، اور دھوکہ دہی پر مبنی ہیں۔ پہلے طریقے میں مھوٹا نکاح نامہ اور دوسرے میں مھوٹا بینک بیلنس دکھایا جانا مھوٹ اور فراڈ ہے، جو کسی بھی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔ اسلام نے ہر حال میں ان اخلاق رذیلہ سے منع فرمایا ہے۔ بلکہ مھوٹے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔ لہذا مھوٹ پر مبنی معاملات کبھی جائز نہیں ہو سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان نازک حالات میں آپ کو وہاں کاروبار کرنے کی بجائے ملک پاکستان میں کرنا چاہئے، تاکہ آپ کاروبار کے ساتھ ساتھ اپنا ایمان بھی بچا سکیں۔ وہاں آپ کا کاروبار توجیح جانے کا مگر ایمان چلے جانے کا قوی اندیشہ موجود ہے۔

حدا محمدی والندہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاة جلد 1](#)